سوڈان کے رہنماؤں کو ایک مخلصانہ مشورہ

ابوالاعلیٰ مودودی

[سوڈان میں اسلامی دستور کی تاریخ انہی مراحل سے گزر رہی ہے جن سے یہ پاکستان میں گزری ہے۔ ۱۹۵۶ء میں سوڈان کی آزادی کے ساتھ ہی اسلامی دستور کا مطالبہ اُٹھ کھڑا ہوا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس قدر طاقت پکڑ گیا کہ صاف نظر آنے لگا کہ یہ ملک آزادی کے دور میں داخل ہوتے ہی اسلامی نظام سے متمتع ہونے والا ہے۔ مگر مصر کی دراندازیوں نے بنے ہوئے کھیل کو بگاڑ کر رکھ دیا اور آخرکار سوڈانی فوج کے ایک عنصر نے ابراہیم عبُود کی قیادت میں فوجی انقلاب برپا کر دیا جس کے نتیجے میں یہ ملک کئی سال تک دستور اور قانون کی حکومت سے محروم رہا۔ پھر سوڈانی عوام کی حریت پسندی اور ہمتِ مردانہ نے فوجی آمریت کو بزورِ بازو رخصت کر دیا اور ملک از سرِ نو جمہوری فضا میں داخل ہو گیا۔ جمہوریت کی بحالی کے بعد پچھلے دو سال سے دستوری کشمکش پھر چھڑ چکی ہے۔ چند ماہ پیشتر کی بات ہے کہ دستور سازی کا کام آخری مرحلے میں تھا، مگر سوشلسٹوں اور ملحد عناصر نے ملی بھگت کر کے یکایک بحران پیدا کر دیا اور قبل اس کے کہ دستور کی تیسری خواندگی مکمل ہوتی، مجلس دستور ساز کی مدت ختم ہو گئی اور سارے کیے دھرے پر پانی پھر گیا۔ اب دوبارہ انتخاب کے بعد نئے سرے سے دستور سازی کا آغاز ہوا ہے۔ اس سلسلے کا حوصلہ افزا پہلو یہ ہے کہ سوڈان کی اکثریتی پارٹی حزبُ الاُمہ، جو دو دھڑوں میں بٹ چکی تھی اور جس کی باہمی پھوٹ سے سوشلسٹ، کمیونسٹ اور لادین عناصر فائدہ اٹھا کر ملک کے اندر انارکی پھیلا رہے تھے، اب پھر متحد ہو چکی ہے، اور اس کے دونوں گروپ، جن میں سے ایک کا قائد امام ہادی المہدی ہے اور دوسرے کی زمامِ قیادت صادق المہدی کے ہاتھ میں ہے، اس بات

پر متفق ہو چکے ہیں کہ سوڈان کا دستور اسلامی تعلیمات پر مبنی ہو۔ اسماعیل ازہری کی یونینسٹ ڈیموکریٹک پارٹی (حزب الاتحاد الدیمقراطی) کے حامیوں کی بھاری تعداد بھی اسلام کے حق میں ہے یہ صورت حال ملاحدہ اور کمیونسٹوں کے لیے شدید پریشانی کی موجب بنی ہوئی ہے۔ عرب اخبارات کی اطلاعات کے مطابق اب کمیونسٹوں نے جنوبی سوڈان کے عیسائیوں اور لامذہب (PAGAN) قبائل کو اپنے تعاون کی پیش کش کی ہے تاکہ اسلامی دستور کا راستہ بند کیا جا سکے۔ یہ لوگ جو اسلام کا راستہ روکنے کے لیے عیسائیوں اور لامذہبوں تک سے ملنے کے لیے تیار ہیں کہیں باہر سے نہیں آگئے ہیں بلکہ مسلمان قوم ہی کے چشم و چراغ ہیں۔ ان کی جماعت کے جنرل سکرٹری کا نام عبدالخالق محجوب ہے اور ان کی مزدور یونین کے جنرل سکرٹری الحاج عبدالرحمٰن ہیں۔ عرب اخبارات کی اطلاع کے مطابق جنوبی سوڈان کے عیسائیوں نے تو ان کمیونسٹوں کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا ہے البتہ صرف لامذہب قبائل ہی ان کی تائید کر رہے ہیں۔ اس سے یہ امید بندھتی ہے کہ شاید سوڈان میں اسلامی دستور اور اسلامی نظام نافذ ہو جائے گا۔ لیکن اس سلسلے میں افسوس کی بات یہ ہے کہ سوڈان کے بعض مسلم عناصر خود احساس کمتری کے شکار ہو گئے ہیں اور وہ ریاست کے نام کو خالص اسلامی شکل دینے میں جھجک محسوس کر رہے ہیں۔ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی مدظلہ العالی نے سوڈان کے موجودہ صدر جناب اسماعیل ازہری، اُمہ پارٹی کے رہنما جناب ہادی المہدی، سلسلۂ میرغنیہ کے سربراہ محمد عثمان میرغنی اور بعض دوسرے بڑے بڑے رہنماؤں کو اپنے ایک خط میں اس غلطی سے اجتناب کی نصیحت کی ہے۔ مولانا محترم کا یہ خط درج ذیل ہے۔ اور قارئین کی معلومات کے لیے اسے ترجمان کے صفحات میں شائع کیا جا رہا ہے۔

خ - ح]

سوڈان ہماری نگاہ میں وطن اسلامی کا ایک بہت اہم رکن ہے۔ اور دنیا میں جس مسلمان کو بھی اسلام سے واقعی محبت ہے وہ سوڈان کی اہمیت کو محسوس کرتا ہے اور ماضی قریب میں سوڈانی مسلمانوں کی شاندار دینی تحریک کا قدردان ہے۔ اسی وجہ سے میں چند کلمات خیر خواہی کے جذبہ سے آپ کو لکھ رہا ہوں اور مجھے

امید ہے کہ جس جذبے سے میں لکھ رہا ہوں آپ اس کی قدر کریں گے۔

استعمار کے چنگل سے جو مسلمان ملک بھی آزاد ہو اُس کی آزادی کے کوئی معنی ہی نہیں ہیں اگر وہ پھر اُسی اسلام کی طرف نہ پلٹے جس سے استعمار نے اُس کو پھیرنے اور محروم کرنے کی کوشش کی تھی۔ اگر ہم اُس کے چنگل سے آزاد ہو کر بھی اپنے اپنے ملکوں میں اسلامی نظامِ زندگی کو از سرِ نو قائم نہ کریں اور اپنے دائرۂ اختیار میں اسلام کے دستور و قانون کو نافذ نہ کریں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے صرف اُس غلامی کی زنجیریں توڑی ہیں جس سے باہر والوں نے ہمارے جسم کو کسا تھا، لیکن ہماری رُوح ابھی تک آزاد نہیں ہوئی ہے۔ اسی خیال سے ہم پچھلے بیس بائیس سال سے اپنے ملک، پاکستان میں اسلامی دستور کے نفاذ کے لیے کوشش کرتے رہے ہیں، اور اِسی مقصد کے لیے ہم دنیا کے دوسرے آزاد مسلم ممالک کے لوگوں کو بھی اِس طرف توجہ دلاتے رہے ہیں کہ وہ اپنے ہاں اسلامی دستور نافذ کریں۔ سوڈان میں بھی خدا کے فضل سے یہ تحریک موجود ہے، اور وہاں کے مسلمانوں کی عام خواہش یہی معلوم ہوتی ہے۔ اس مرحلے پر جب کہ آپ کے ہاں دستور سازی کا کام ہو رہا ہے ہماری دلی تمنا ہے کہ آپ اس بات کی پروا کیے بغیر کہ ملک کی ایک چھوٹی سی اقلیت کیا چاہتی ہے، اپنے دین کے تقاضوں اور اُمتِ مُسلمہ کی عظیم اکثریت کے جذبات کا لحاظ کرتے ہوئے وہاں اسلامی دستور نافذ کریں۔

پاکستان میں جو لوگ سوڈان سے محبت رکھتے ہیں اُن کو یہ سن کر دلی صدمہ ہوا ہے کہ آپ کے ہاں ریاست کا نام "جمہوریہ سوڈان" (THE REPUBLIC OF SUDAN) تجویز کیا جا رہا ہے اور اُس کی تشریح میں یہ لکھا جا رہا ہے کہ "سوڈان ایک جمہوری اشتراکی ریاست ہے جو اسلامی ہدایت پر مبنی ہے"۔

(SUDAN IS A DEMOCRATIC SOCIALIST REPUBLIC BASED ON ISLAMIC GUIDANCE)

یہ چیز اس بات کا پتہ دیتی ہے کہ سوڈان اپنا تعارف دنیا کے سامنے ایک ایسی مملکت کی حیثیت سے کرانا چاہتا ہے جو نہ پوری مسلمان ہے اور نہ پوری غیر مسلم۔ ایک لفظ سے وہ مسلمانوں کو مطمئن کرنا چاہتا ہے اور دوسرے لفظ سے غیر مسلموں کو۔ حالانکہ قرآن مجید یہ کہتا ہے کہ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ (البقرہ: ۱۲۰) "یہود اور نصاریٰ تم سے اس وقت تک ہرگز راضی نہ ہوں گے جب تک تم ان کی ملت

کے پیرو نہ ہو جاؤ) - آپ اس چیز سے غیر مسلموں کو تو راضی کر نہیں سکیں گے البتہ مسلمانوں کو غیر مطمئن کر دیں گے۔
اس نام اور اس تشریح کو اگر ایک فرد پر چسپاں کیا جائے تو بات گویا یہ ہوگی کہ ایک شخص اٹھ کر اپنا تعارف یہ کراتا ہے کہ "میں ایک انسان ہوں جو جمہوریت اور سوشلزم پر ایمان رکھتا ہے اور اسلام کی ہدایت پر چلنا چاہتا ہے"۔ کوئی تعلیم یافتہ آدمی جو جمہوریت، سوشلزم اور اسلام کو جانتا ہو وہ اس کی اس بات کو سن کر یا تو یہ رائے قائم کرے گا کہ اس شخص کا واقعی کوئی مسلک نہیں ہے، یا یہ مختلف مسلکوں کو بے سوچے سمجھے جمع کر رہا ہے، یا ہر ایک کو راضی کرنے کے لیے اس کے مطلب کی بات کر رہا ہے۔

اس تنقید پر میں آپ سے معذرت خواہ ہوں لیکن سچی بات کہنا ایک مسلمان کا فرض ہے۔ اس لیے میں آپ سے یہ کہوں گا کہ آپ اپنی جمہوریہ کا نام اسلامی جمہوریہ سوڈان رکھیں، اور اس کی تشریح میں یہ لکھیں کہ "سوڈان ایک ایسی جمہوری مملکت ہے جو جمہوریت اور عدالت اجتماعی کے اسلامی اصولوں پر مبنی ہے" "SUDAN IS A REPUBLIC BASED ON ISLAMIC PRINCIPLES OF DEMOCRACY AND SOCIAL JUSTICE" - اس سے دنیا یہ بھی سمجھ جائے گی کہ آپ مسلم قوم ہیں اور آپ کی حکومت اسلام کے نظام پر قائم ہے، اور یہ بھی سمجھ جائے گی کہ آپ کا نظام آمریت پر نہیں بلکہ جمہوری طریقے پر قائم ہوگا اور یہ بھی اسے معلوم ہو جائیگا کہ آپ اپنے ہاں وہ عدلِ اجتماعی قائم کریں گے جس کی تعلیم اسلام نے دی ہے۔ سوشلزم ایک دھوکا دینے والا لفظ ہے جسے استعمال کر کے آپ اپنے متعلق یہ شبہات پیدا کر دینگے کہ آپ اس نظام کی طرف میلان رکھتے ہیں جو دنیا میں اس نام سے معروف ہے اور جس پر دنیا کی بہت سی ریاستیں اس وقت چل رہی ہیں۔ پھر سوشلزم اور جمہوریت دو ایسی چیزیں ہیں جو الفاظ میں تو جمع ہو سکتی ہیں مگر عمل میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ جو سوشلسٹ ہیں وہ آپ کی اس بات سے غیر مطمئن ہوں گے کہ آپ اسلام کی رہنمائی پر چلنا چاہتے ہیں، اور جو مسلمان ہیں وہ آپ کی اس بات پر غیر مطمئن ہونگے کہ آپ کی جمہوریہ ایک سوشلسٹ مملکت ہوگی۔ انتخابات کے موقع پر آپ کے خود اپنے رائے دہندگان یہ فیصلہ نہیں کر سکیں گے کہ آیا انہیں ایک اسلامی نظام چلانے والوں کو منتخب کرنا ہے یا ایک سوشلسٹ نظام چلانے والوں کو۔ اس سے ان کے اندر ایک ذہنی پراگندگی پیدا ہو جائے گی اور وہ ایسے دو رنگے لوگوں کو منتخب کرینگے جو نہ سیدھی طرح اسلامی نظام چلا سکیں گے اور نہ سوشلسٹ نظام۔

(یہ مضمون پریس میں جا چکا تھا کہ سوڈان سے فوجی انقلاب کی اطلاع آ گئی)